جہادِ افغانستان
اور ہمارے
حقانی فضلاء

مرتب: مولانا عبدالقیوم حقانی

زعماء جہاد حضرۃ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ
کی مجلس میں

۱۸ مارچ ۱۹۸۳ء ـــــ حضرت اقدس شیخ الحدیث مدظلہ نماز جمعہ سے فارغ ہوئے تو معتقدین اور مہمانوں نے گھیر لیا سب کی تمنا مصافحہ اور دعا کی درخواست تھی، اسی دوران افغان مجاہدین کا ایک بڑا وفد حاضر ہوا جس میں نور المدارس غزنی کابل اور زیادہ تر دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء تھے، وفد کی رہنمائی مولانا دوست محمد افغانی فاضل حقانیہ اور قیادت مولانا زعفرانی حقانی کر رہے تھے۔ مولانا سید عبدالستار حقانی مولوی معراج الدین حقانی، ملا حمید اللہ حقانی، ملا خلیل الرحمن واعظ اور امان اللہ خان واعظ کے علاوہ قاری محمد اکرم اور مجاہد علم خان بھی وفد میں شریک تھے۔

قائد وفد! حضرت! ہمارا یہ وفد غزنی کے محاذ جنگ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور حاضر خدمت ہوا ہے۔ جہاں ہمارے ساتھ دیگر علماء اور مشائخ کے علاوہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے تقریباً ۳۰ فضلاء مصروف کار اور دشمن سے برسرِ پیکار ہیں۔ سب کی خواہش اور تمنا یہی تھی کہ آپ کی زیارت و ملاقات کیلئے حاضر ہوں اور دعائیں حاصل کریں۔ چونکہ محاذ جنگ کے کمزور پڑ جانے کا اندیشہ تھا اس لئے سارے حاضر خدمت نہ ہوسکے۔ سب رفقاء سلام عرض کر رہے تھے اور دعا کی درخواست بھی۔ ہماری آمد کا مقصد بھی یہی ہے کہ محاذ جنگ کی کارکردگی، جہاد افغانستان کی مجموعی کامیابی اور اہم حالات و واقعات سے آپ کو آگاہ کردیں۔ اور بعض پیش آمدہ مسائل میں مشورہ کے علاوہ مزید کامیابی اور فتح مندی کیلئے آپ سے دعا کرائیں۔

حضرت نے دیر تک دعا کی اور فرمایا کہ ہم بڈھوں پر آپ بہت بڑا احسان کرتے ہیں کہ گاہے گاہے زیارت و ملاقات کا شرف بخش دیتے ہیں۔

حضرت شیخ | آپ کا محاذ جنگ کہاں ہے؟

قائدِ وفد | میں نے ابھی عرض کیا تھا کہ ہمارا یہ وفد اور اس کے علاوہ ہمارے تین سو رفقاء غزنی کے محاذِ جنگ پر دشمن سے برسرِپیکار ہیں ہمارا یہ محاذِ جنگ بھی ایسی جگہ واقع ہے کہ چاروں طرف سے دشمن کا گھیرا ہے اور ہم بیچ میں محصور ہیں۔

حضرت شیخ | جی ہاں، آپ حضرات سرحدات کی حفاظت کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک سرحدات کی حفاظت کرنے والوں کا مقام بلند اور درجات عالی ہیں۔ رباط یوم ولیلة خیر من الدنیا وما فیھا۔ (الحدیث) سرحدات پر دشمن کے مقابلہ میں ایک رات کی ڈیوٹی دنیا وما فیہا کی تمام نعمتوں سے افضل ہے۔ وجہ یہ ہے کہ سرحدات پر ہر ہر لحہ دشمن کے مقابلہ میں چوکنا رہنا پڑتا ہے اور ہر لحہ عزیز جان اور قیمتی زندگی خطرہ میں رہتی ہے۔ سرحدات کے محافظ کو ہر آن یہ یقین رہتا ہے کہ شاید یہ یہ گھڑیاں اسکی زندگی کے آخری لمحات ہوں۔ اللہ پاک آپ سب کو کامرانی اور فتحمندی سے نوازے اور دنیا و آخرت کی لازوال نعمتوں سے مالا مال کر دے، آپ لوگوں کے یہ نورانی چہرے دیکھ دیکھ کر، حقیقت یہ ہے کہ ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ کچھ لوگ دنیا کے لئے لڑتے ہیں، کچھ ملک و وطن کے لئے، اور بعض ایسے بھی ہیں جو قومیت اور لسانیات کیلئے کٹ مرتے ہیں اور بعض ملک و مال اور دولت و جائیداد کیلئے لڑتے ہیں، مگر آپ بڑے خوش نصیب ہیں کہ اللہ کے دین کی سربلندی اور اسلام کی فتحمندی کیلئے اور صرف خدا کی رضا کیلئے لڑتے ہیں اور آپ کے جہاد کا واحد مقصد اعلائے کلمۃ اللہ ہے۔

—— جہادِ افغانستان کا سہرا آپ علماء حضرات کے سر ہے، وہاں کے اکابر مشائخ اور علماء افغان مجاہدین کے زعماء اور دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء جب یہاں تشریف لاتے ہیں اور جو نہیں آسکتے وہ خطوط کے ذریعہ میدانِ جنگ کی رپورٹیں اور حالات و واقعات کی اطلاع دیتے رہتے ہیں۔ تو میں ان کے واقعات حالات، ان کی جوانمردی، پامردی اور ثابت قدمی، اللہ کی غیبی نصرتیں، اور حیرت کن حالات و واقعات سن سن کر اپنے رفقاء اور یہاں کے طلباء سے کہتا رہتا ہوں کہ ہم نے جو کتابوں میں بدر و احد اور تبوک و حنین کے مجاہدین کے ساتھ جو اللہ کی غیبی نصرتوں اور کرامات کے جو واقعات پڑھے ہیں، رب ذوالجلال کے وہی اکرام و الطاف، افغانستان کے مجاہدین، میدانِ جہاد میں خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔

قائدِ وفد | جی ہاں! حال ہی میں ہمارا ایک سپاہی تھا اچانک اس کا روسی فوج سے مقابلہ ہو گیا تو اللہ پاک نے اسی ایک مجاہد سپاہی کے ہاتھوں بارہ مسلح روسی فوجی گرفتار کرائے۔ الحمد للہ کہ ہر محاذ پر ہر لڑائی میں اور تقریباً ہر میدان میں مجاہدین کے مقابلہ میں روسیوں کو زبردست شکست اٹھانی پڑتی ہے۔ اور اب تو ہمارا دعویٰ ہے ایک مجاہد اور سو روسی فوجی۔ انشاء اللہ مجاہد فتحیابی اور روسی ہزیمت

پائیں گے۔ یہ صرف دعویٰ ہی نہیں بلکہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ اگر ادھر ایک مجاہد شہید ہوتا ہے تو اس کے مقابلہ میں سو روسی فوجی جہنم رسید ہو چکے ہوتے ہیں۔

حضرت شیخ | روس نے افغانستان کے نہتے مسلمانوں کے خلاف جدید ترین اسلحہ اور زہریلی گیسیں استعمال کر کے انتہائی ظلم سفاکانہ جارحیت اور درندگی کا ثبوت دیا ہے۔

قائد وفد | مگر اس کے باوجود اللہ رب العزت کے فضل و کرم اور آپ حضرات کی دعاؤں کے صدقہ ہر میدان میں اسے مجاہدین کے ہاتھوں شکست فاش ہوئی ہے اور ایسے موقعوں پر مجاہدین کیساتھ رب نصیر کی جو غیبی نصرتیں ہوتی ہیں ان کے مشاہدہ سے انسان حیران رہ جاتا ہے۔ ایک مرتبہ ایک محاذ پر چند مٹھی بھر رفقاء کا روسی دشمن کے تین سو ٹینکوں اور چالیس بمبار طیاروں سے مقابلہ ہوا، دشمن کی طاقت اور یلغار دیکھ کر، اس وقت ہمارا خیال تھا بلکہ یقین کہ آج مجاہدین میں کوئی بھی زندہ بچ کر نہیں رہے گا۔

—— مگر جب لڑائی ختم ہوئی اور مجاہدین نے رفقاء کا حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سوائے ایک دو کے شہید ہونے کے باقی سب صحیح سالم موجود تھے۔

حضرت شیخ | مجاہدین کا ولولہ اور عزائم ......

قائد وفد | اگر مجاہدین کا یہی ولولہ اور اتحاد قائم رہا تو ہم دو سو سال تک آسانی سے روس کا مقابلہ کر سکتے ہیں

حضرت شیخ | بلیٰ ان تتقوا و تصبروا۔ تقویٰ اور صبر کامیابی کا اصل گر اور غلبہ و فتحمندی کی شرطِ اول ہیں، جب انسان اللہ رب العزت کے بتائے ہوئے ان دو اصولوں پر کاربند ہو جائے تو اللہ کریم اپنی غیبی خزانوں سے اسکی مدد فرماتے ہیں۔ اور جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ میاں نے اس کا وعدہ فرمایا ہے۔ یمددکم بخمسۃ الاف۔

(مجاہدین سے) آپ کے مقبوضہ علاقوں کی کیا صورتِ حال ......

قائد وفد | صرف چند مرکزی مقامات کے علاوہ باقی ہر جگہ مجاہدین کا اپنا تسلّط اور قبضہ ہے۔ روسی فوج اپنے مقبوضہ مخصوص بڑے شہروں سے باہر قدم بھی نہیں رکھ سکتی جیسا کہ ہمارے رفقاء اور مجاہدین کھلے بندوں ان کے شہروں اور بازاروں نہیں گھوم پھر سکتے۔ ہم نے اپنے مقبوضہ علاقوں میں پھر سے مدارس قائم کر دیئے ہیں۔ دینی علوم کی تعلیم جاری ہے۔ اور وہاں کا نظام حکومت بھی مجاہدین کے زیر نگرانی بلکہ انہی کا قائم کردہ اور خالص اسلامی ہے۔ حدود قصاص اور شرعی قوانین نافذ العمل ہیں، معاملات اور ہر قسم

کے مقدمات کے شرعی فیصلہ جات وہاں کی شرعی عدالتیں کرتی ہیں۔

حضرت شیخ: روسی اور کارمل فوج میں آپ کوئی امتیاز کریں گے ......

قائد وفد: جی نہیں، ہمارے نزدیک دونوں ایک برابر ہیں۔ روسی فوج ہو یا کارمل کارندے، مقابلہ میں جو بھی ہاتھ لگتے ہیں ہم انہیں گرفتار کر لیتے اور اپنی فوجی کارروائی کرتے ہیں۔

حضرت شیخ: تو کارمل فوج میں جو مسلمان غلط فہمی سے شریک ہیں ......

ایک مجاہد: جو مسلمان غلط فہمی کا شکار تھے اور نادانی سے کارمل فوج کا ساتھ دیتے رہے تھے ان کو تو اللہ پاک نے صحیح فکر اور ٹھیک سوچنے اور سمجھنے کی توفیق دیدی ہے۔ لہذا وہ کارمل فوج سے علیحدہ ہو کر مجاہدین سے آملے ہیں۔ باقی جو رہ گئے ہیں یہ خالص پرچمی خلقی اور روسی ذہن اور روسی عقیدہ کے لوگ ہیں۔

جب حضرت شیخ کے دریافت کرنے پر مولانا زعفرانی نے آپ کو بتایا کہ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت نور المشائخ زندہ ہیں مگر ان سے تاحال کسی کی ملاقات نہیں ہو سکی۔ تو حضرت شیخ نے فرمایا: الحمد للہ الحمد للہ کہ حضرت نور المشائخ زندہ ہیں۔ اس خبر سے دل کو سرور حاصل ہوا اور قلبی مسرت ہوئی۔ اللہ پاک ان کو محفوظ اور تادیر زندہ وسلامت رکھے اور دشمن کی قید سے رہائی عطا فرماوے۔

اس کے بعد مجاہدین کی درخواست پر حضرت شیخ نے دعا فرمائی۔ دعا کے دوران حضرت کی آواز گلوگیر تھی۔ مجاہدین کی آنکھیں اشکبار تھیں۔

دعا سے فراغت کے بعد مجاہدین کا وفد ابھی روانہ نہیں ہوا تھا کہ اچانک ایک بڑے قد آور سفید ریش بزرگ مسجد میں داخل ہوئے سب کی نگاہیں ادھر اٹھ گئیں کہ ایک مجاہد نے فوراً آگے بڑھ کر آنے والے مجاہد کا حضرت شیخ سے تعارف کرایا۔ کہ حضرت! مولانا محمد یوسف صاحب تشریف لا رہے ہیں جو جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے فاضل ہیں اور جنگ کے مختلف محاذوں پر لڑ چکے ہیں اور کئی پلٹنوں کے امیر ہیں (افسوس کہ دو ماہ قبل موصوف انتہائی بے دردی اور مظلومیت سے شہید کر دیئے گئے ہیں حضرت شیخ سے ان کا جو مذاکرہ ہوا تھا وہ آئندہ قسط میں نذر قارئین کر دیا جائے گا۔ (مرتب))